113064 ـ سال نو کی رات ذکر و دعا اور تلاوت قرآن کا حکم

سوال

میں نے یہ میسج انٹرنیٹ پر بہت دیکھا ہے لیکن حقیقت میں مجھے شك تھا کہ یہ بدعت ہے اس لیے میں نے یہ میسج کسی کو نہیں بھیجا، کیا اس کو نشر کرنا جائز ہے، اور کیا اس کا اجروثواب حاصل ہو گا یا بدعت ہونےکی بنا پر یہ جائز نہیں ؟
میسج یہ ہے:
ان شاء اللہ ہم سب سال نو کے موقع پر رات بارہ بجے دو رکعت نماز ادا کریں گے، یا قرآن مجید کی تلاوت یا اپنے پروردگار کا ذکر کریں گے، یا دعا کیونکہ اگر اس وقت ہمارا پروردگار زمین کی طرف دیکھے گا جب اکثر لوگ معصیت و نافرمانی کا ارتکاب کر رہے ہیں تو وہ مسلمانوں کو دیکھے گا کہ وہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف ہیں، آپ کو اللہ کی قسم یہ میسج ہر شخص کو ارسال کریں جو آپ کے پاس ہیں کیونکہ جتنی بھی ہماری تعداد زیادہ ہو گی ہمارا رب زیادہ خوش و راضی ہو گا، برائے مہربانی اس کے متعلق معلومات فراہم کریں اللہ آپ کو جزا دے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ نے یہ میسج نشر نہ کر کے انتہائی اچھا کام کیا ہے، یہ میسج بہت ساری ویب سائٹس پر پھیلا ہوا ہے جس پر عام اور جاہل قسم کے لوگ چھائے ہوئے ہیں.

اور جنہوں نے یہ میسج نشر کیا ہے اور مسلمانوں سے چاہا ہے کہ وہ نماز ادا کریں اور ذکر کریں ہم ان کی نیت میں شك نہیں کرتے ان کی نیت اچھی اور عظیم تھی، خاص کر انہوں یہ چاہا کہ معصیت کے اوقا یت ت میں نیکی و اطاعت کی جائے، لیکن یہ اچھی اور صالح نیت کسی عمل کو صحیح اور مقبول اور شرعی نہیں بنا سکتی، بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ عمل سبب اور جنس اور کیفیت اور کمیت اور وقت و جگہ کے اعتبار سے شریعت کے موافق ہو.

ان چھ اصناف کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (21519) کے جواب کا مطالعہ کریں، اس طرح مسلمان شخص بدعت اور شرعی عمل کے مابین امتیاز کر سکتا ہے.

اس میسج کو نشر کرنے میں مانع اسباب کو درج ذیل نقاط میں محصور کیا جا سکتا ہے:

1 ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لیکر آج تك جاہلیت کے تہوار و مواقع اور اہل کفر اور گمراہ لوگوں کے تہوار پائے جاتے رہے ہیں لیکن ہمیں کوئی نص نبوی نظر نہیں آتی کہ جس میں جب ہمارے علاوہ دوسرے معصیت کا ارتکاب کر رہے ہوں تو ہم اطاعت و فرمانبرداری کرنا شروع کر دیں، اور نہ ہی ہمیں کوئی ایسی نص نبوی ملتی ہے جو بدعتی فعل کے وقت ہمیں کوئی مشروع عمل کرنے کی ترغیب دلاتی ہو، اور اسی طرح کسی بھی مشہور امام سے اس فعل کا استحباب منقول نہیں.

یہ تو ایسے ہے کہ معصیت کا علاج بدعت کے ساتھ کیا جا رہا ہے، بالکل اسی طرح جس طرح حزن و غم میں یوم عاشوراء کے موقع پر شیعہ حضرات سینہ کوبی اور ماتم کر کے کرتے ہیں، اور اس کے علاج میں کچھ لوگ اس موقع پر فرحت و خوشی کا اظہار اور زیادہ خرچ کر کے کرتے ہیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رہا مسئلہ مصائب کے ایام کو ماتم کے ایام بنا لینا تو یہ مسلمانوں کے دین میں نہیں، بلکہ یہ جاہلیت کے دین کے زیادہ قریب ہے، پھر انہوں نے اس کی وجہ سے روزہ رکھنے کی جو فضیلت تھی وہ بھی کھو دی، اور بعض لوگوں نے اس روز وہ اشیاء ایجاد کر لي ہیں جو بعض موضوع قسم کی احادیث کی طرف منسوب ہیں جن کی کوئی اصل نہیں، مثلا اس روز غسل کرنے کی فضیلت، یا پھر سرمہ لگانے یا مصافحہ کرنے کی فضیلت، اس کے علاوہ دوسرے ایجاد کردہ امور یہ سب مکروہ ہیں، بلکہ صرف اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے.

اور اہل و عیال پر اس دن زیادہ خرچ کرنے میں معروف آثار مروی ہیں، ان میں سب سے اعلی یہ حدیث اور اثر ہے:

ابراہیم بن محمد بن المنتشر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں: کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے جو یوم عاشوراء میں اپنے اہل و عیال پر زیادہ خرچ کرتا ہے، اللہ تعالی سارا سال اس پر وسعت کرتا ہے"

اسے ابن عیینہ نے روایت کیا ہے.

یہ روایت منقطع ہے اور اس کے قائل کا علم نہیں، اور زیادہ یہی معلوم ہوتا ہےکہ جب نواصب اور روافض کے مابین تعصب پیدا ہو گیا تو یہ وضع کر لی گئی؛ کیونکہ شیعہ اور روافض نے یوم عاشوراء کو ماتم اور غم و حزن کا دن بنا لیا، اور اس کے مقابلہ میں دوسروں نے ایسے آثار وضع کر لے جو یوم عاشوراء کے دن زیادہ خرچ کرنے کا تقاضا کریں، اور انہوں نے اسے عید بنا لیا یہ دونوں ہی باطل ہیں...

لیکن کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کے لیے شریعت میں تغیر و تبدل کر لے، اور پھر یوم عاشوراء میں فرحت و خوشی کا اظہار کرنا، اور اس دن اہل و عیال پر زیادہ خرچ کرنا یہ سب بدعات میں شامل ہوتا ہے، اور رافضی شیعہ کا مقابلہ ہے....

ديكھيں: اقتضاء الصراط المستقيم (300 ـ 301).

ہم نے سوال نمبر (4033) كے جواب ميں شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كى ايك اور بہت ہى نفيس كلام نقل كى ہے آپ اس كا مطالعہ كريں.

2 ـ دعا اور نماز كے ليے شريعت ميں كچھ افضل اوقات پائے جاتے ہيں، جس ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ہميں ايسا كرنےكى ترغيب دلائى ہے مثلا: رات كا آخرى حصہ، جو كہ اللہ رب العزت كا آسمان دنيا پر نزول كا وقت ہے، اور كسى ايسے وقت ايسا كرنے كى ترغيب دلانا جو شريعت ميں وارد نہيں اور صحيح نص ميں نہيں ملتا تو يہ سبب اور وقت ميں تشريع ہے، اور ان ميں سے كسى ايك كى مخالفت ہى اس فعل كے بدعت ہونے كاحكم لگانے كے ليےكافى ہے، تو پھر ايك دونوں كى مخالفت ہو تو آپ كيا خيال كرتے ہيں ؟!

اور سوال نمبر (8375) ميں ہم سے ميلادى سال نو كے موقع پر فقير خاندانوں پر صدقہ كرنے كے متعلق دريافت كيا گيا تو ہم نے اس كے جواب ميں ايسا كرنے سے منع كيا ہے، وہاں ہم نے درج ذيل بات كہى ہے:

جب ہم مسلمان صدقہ كرنا چاہتے ہيں تو يہ صدقہ حقيقى مستحق تك پہنچايا جاتا ہے، اور ہم اسے كفار كے تہوار كے موقع نہيں كرتے كہ اس دن صدقہ كيا جائے، بلكہ جب بھى ضرورت و حاجت ہو صدقہ كرتے ہيں، اور خاص كر عظيم خير و بھلائى كے مواسم تلاش كرتے ہيں مثلا رمضان اور عشرہ ذوالحجہ يعنى ذوالحجہ كے پہلے دس ايام، اور دوسرے نيكى كے مواسم. انتہى

اصل ميں مسلمان شخص كو اتباع كرنى چاہيے نہ كہ بدعتا كى ايجاد اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

كہہ ديجئے اگر تم اللہ تعالى سے محبت كرنا چاہتے ہو تو ميرى (محمد صلى اللہ عليہ وسلم) كى اتباع كرو اللہ تعالى تم سے محبت كرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالى بخشنے والا اور رحم كرنے والا ہے، كہہ ديجئے اللہ تعالى كى اور رسول كى اطاعت كرو، اگر تم پھر جاؤ تو يقينا اللہ تعالى كافروں سے محبت نہيں كرتا آل عمران (31 ـ 32).

ابن كثير رحمہ اللہ كہتے ہيں:

يہ آيت كريمہ ہر اس شخص كے حاكم كا درجہ ركھتى ہے جو اللہ سے محبت كا دعوى كرتا ہے ليكن وہ محمدى طريقہ پر نہيں، كيونكہ وہ اپنے دعوى ميں اس وقت تك جھوٹا ہے جب تك شريعت محمدى دين نبوى كى اپنے سارے اقوال و اعمال اور احوال ميں اتباع نہيں كرتا، جيسا كہ صحيح مسلم ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے آپ نے فرمايا:

" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے "

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (2 / 32).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرو، کیونکہ اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا، اور تم اپنے دین میں کوئی ایسی چیز نئی ایجاد مت نہ کرو جو اس میں سے نہیں.

لہذا طالب علم اور علماء پر واجب وہ لوگوں کے لیے بیان کریں اور انہیں کہیں کہ: تم شرعی اور صحیح عبادات میں مشغول رہو، اور اللہ کا ذکر کرو، اور ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کرو، اور نماز کی پابندی کرو، اور زکاۃ ادا کرتے رہو، اور ہر وقت مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوك کرو "

دیکھیں: لقاءات الباب المفتوح (35 / 5).

3 ـ ان معاصی اور منکرات کے متعلق جو آپ پر واجب ہے یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسے تم چھوڑ دیتے ہو اس پر عمل نہیں کرتے، اور نہ ہی مخالفین کو وعظ و نصیحت کرتے ہو، اور اجتماعی منکرات و معاصی کے ہوتے ہوئے تمہارا انفرادی طور پر عبادات میں مشغول رہنا اچھا نہیں.

اس لیے ہماری رائے میں اس طرح کے پمفلٹ نشر کرنے حرام ہیں، اور اس طرح کے مواقع پر ان اطاعات کا التزام کرنا بدعت ہے، بلکہ تمہارے لیے ان شرکیہ یا بدعتی تقریبات میں حرام جشن منانے سے بچنے کی ترغیب دلانی ہی کافی ہے، تمہیں اس کا اجروثواب حاصل ہو گا، اور ان معاصی و گناہ کے متعلق اپنے فرض کی ادائیگی سے سبکدوش ہو جاؤگے.

نیك و صالح نیت کے متعلق اہم فوائد اور اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے کہ یہ نیت کسی بدعتی کے بدعت والے عمل کو اجروثواب والا نہیں بنا سکتی اس کا مطالعہ کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (60219) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .